مغرب اور عشاء کے درمیان نماز

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ثابت ہے، لیکن تعداد متعین نہیں، جتنی جی چاہے پڑھ لیں:

① سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

فَجِئْتُهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَامَ يُصَلِّي، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ.

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، نماز مغرب آپ کے ساتھ ادا کی، آپ نے نماز مکمل کی، تو کھڑے ہو کر پھر نماز پڑھنے لگے، حتی کہ عشاء پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد سے) نکلے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٥/٤٠٤، سنن الترمذي : ٣٧٨١، السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٣٨٠، وسنده حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (١١٩٤) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (٦٩٠٧_٧١٢٦) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھنا جائز ہے۔ محدثین نے اس سے یہی مسئلہ ثابت کیا ہے۔

② ثابت بنانی رحمہ اللہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَيَقُولُ : هِيَ نَاشِئَةُ اللَّيْلِ .

''آپ رضی اللہ عنہ مغرب وعشاء کے درمیان نماز پڑھتے اور فرماتے کہ یہ رات کا جاگنا ہے۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٧/٢، وسندهٗ حسنٌ)

③ ابراہیم بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ يُّصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ : وَزَعَمَ الْحَسَنُ أَنَّ طَاوُسًا لَّمْ يَكُنْ يَّرَاهُ شَيْئًا .

''حسن بن مسلم رحمہ اللہ مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے اور کہتے کہ طاؤس رحمہ اللہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٧/٢، وسندهٗ حسنٌ)

مغرب اور عشاء کے درمیان متعین نماز کی فضیلت:

مغرب اور عشا کے درمیان نماز کی فضیلت کے بارے میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں، سب ''ضعیف'' اور نا قابلِ بیان ہیں۔

مغرب اور عشا کے درمیان نماز کی فضیلت کے بارے میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں، ساری کی ساری ''ضعیف'' اور نا قابلِ حجت ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

''جس نے مغرب اور عشا کے درمیان بیس رکعات ادا کیں، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔'' (سنن ابن ماجه : ۱۳۷۳)

تبصرہ:

من گھڑت ہے۔

یعقوب بن ولید مدنی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنَ الْكَذَّابِيْنَ الْكِبَارِ وَكَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''بڑا جھوٹا تھا، حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢١٦/٩)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ، كَانَ يَكْذِبُ وَالْحَدِيْثُ الَّذِي رَوَاهُ مَوْضُوْعٌ، وَّهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

''منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہے، جھوٹ بولتا تھا۔ اس کی بیان کردہ حدیث موضوع ہے اور خود متروک الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢١٦/٩)

الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی (۵/ ۱۴۹) میں اس کا ایک ''ضعیف'' شاہد ہے، جس کی سند میں عمرو بن جریر کوفی ہے، اس کے بارے امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَكْذِبُ . ''جھوٹ بولتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : ٢٢٤/٦)

② سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً .

''جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کی، وہ اس کے لئے بارہ سال عبادت کے برابر کر دی جائیں گی۔''

(سنن التّرمذي : ٤٣٥، سنن ابن ماجه : ١٣٧٤، صحيح ابن خزيمة : ١١٩٥)

تبصرہ:

سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

اس میں عمر بن ابی خثعم ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا کہ انہوں نے اسے منکر الحدیث اور سخت ترین ضعیف کہا ہے۔''

③ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوبُهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

''جس نے نماز مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں، اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : ٧٢٤٥)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔اس میں مجہول راوی ہیں، حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهَا مَجَاهِيلُ . ''اس میں کئی مجہول راوی ہیں۔''

(العلل المتناهية : ٧٧٦)

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ، مَا بَيْنَ أَنْ يَلْتَفِتَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ، إِلٰى أَنْ يَّثُوبَ إِلَى الْعِشَاءِ .

''نماز اوابین مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٦/٢)

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے۔

موسیٰ بن عبیدۃ ربذی کے بارے میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْأَكْثَرِيْنَ .

''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تفسير ابن كثير تحت آيت سورة بني إسرائيل : ٤٤)

⑤ نیز سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى أَرْبَعًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ كَانَ كَالْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ .

''جس نے نماز مغرب کے بعد چار رکعت ادا کیں، وہ پے در پے غزوہ کرنے والے کی طرح ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ١٩٦/٢)

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے۔

موسیٰ بن عبیدة ربذی ''ضعیف'' ہے۔

⑥ ابن منکدر اور ابوحازم رحمہما اللہ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدة:١٦) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هِيَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ .

''مغرب اور عشاء کے درمیان صلاۃ اوابین ہے۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : ١٩/٣)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، ابن لہیعہ ضعیف، مختلط اور مدلس راوی ہے۔

⑦ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی سند نہیں مل سکی

بعض لوگ اس نماز کو ''صلاۃ الاوابین'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں، جو کہ درست نہیں، اس باب میں دیگر ضعاف بھی منقول ہیں۔

نوٹ:

بلاتعین مغرب اور عشاء کے درمیان نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جیسا کہ ہم نے مسنون نفلی نمازوں میں ذکر کیا۔